حسد اور اس کا علاج

بقلم: فیض احمد متعلم مدینہ یونیورسٹی

من جُملہ معاشرتی امراض میں سے حسد ایک انتہائی خطرناک اور مہلک بیماری ہے۔

یہ صرف حاسد کے دل و جان کو ہی نقصان نہیں دیتی بلکہ اُس کے اعمال وحسنات (نیکیوں) پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں حسد کوایک نہایت ہی مذموم وقبیح فعل قرار دیا گیا ہے۔جبکہ حاسد کیلئے بھی مذمت وسزا کا تذکرہ ملتا ہے۔ جب ہم لفظ ''حسد'' کے معنی کی طرف دیکھتے ہیں تو فوراً اِس کے خطرات و نُقصانات کی صورت واضح ہوجاتی ہے۔

چلیے سب سے پہلے ہم ''حسد'' کے معنی ومفہوم کو پڑھتے ہیں۔

حسد کا معنی

کسی کے پاس موجود نعمت وعزت کے چھن جانے کی آرزو وتمنا کرنے کوحسد کہتے ہیں۔جبکہ بہت زیادہ حسد کرنے والے کوعربی زبان میں حَسُودی کہا جاتا ہے۔

قارئین کرام اب آپ بخوبی سمجھ چکے ہیں کہ لفظ حسد اپنے مفہوم ومطلب کے اعتبار سے کتنا خطرناک اور مضر ہے۔

کُفّار خصوصاً یہود ونصاریٰ تو ابتدا سے ہی اسلام ومسلمین سے حسد وبغض کرتے آرہے ہیں۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ اُمت مسلمہ میں بھی یہ بیماری شدت کی صورت اختیار کرچکی ہے۔یہاں تک کہ آج ایک مسلمان کے دل میں دوسرے کیلئے اس قدر حسد وبغض سرایت کر چکا ہے جس کے مقابلے میں یہود و نصاریٰ کا حسد کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔اور پھر دینی ومذہبی حلقوں میں حسد کا پایا جانا اِس سے بھی زیادہ شرم ناک پہلو ہے۔

وائے ناکامی کہ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

حسد وبغض اور دیگر خباثتیں

حسد وبغض اِس لحاظ سے بھی بہت نقصان دہ ہے کہ اِس کی وجہ سے حاسد شخص دیگر خباثتوں مثلاً جھوٹ،چُغل خوری،غیبت اور غلط بیانی میں بھی مبتلا ہوجاتا ہے۔اور وہ حسد وکینہ کے اُس مرحلے میں داخل ہوجاتا

ہے جہاں سے پھر نکلنا مشکل و دشوار ہو جاتا ہے جبکہ فساد و فتنہ کو مزید ہوا ملتی رہتی ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حسد و حاسد کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

(لا يخلو جسد من حسد لكن اللئيم يُبد يه و الكريم يُخفيه)

یعنی ہر انسان حسد میں مبتلا ہو سکتا ہے مگر کمینہ شخص اپنے حسد کو ظاہر کرنے سے باز نہیں رہتا جبکہ شریف آدمی اپنے دل میں موجود حسد پر قابو پا لیتا ہے۔

قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ تاریخ بھی اس بات کی شاہد ہے، کہ حسد کرنے والوں کو سوائے ناکامی، ندامت، حسرتِ قلبی اور ہاتھ ملنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا!!

قرآن حکیم نے حضرت یوسف علیہ السلام اور اُن کے بھائیوں کی طرف سے سرزد ہونے والے حسد کا بڑی تفصیل سے تذکرہ کیا ہے، اور پھر اُس کے نتیجے کو بھی قرآن نے واضح طور پر بیان کیا کہ وہی حسد کرنے والے بھائی اپنے کئے پر نادم بھی ہوئے اور یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ ریز بھی ہوئے، جبکہ یوسف علیہ السلام کو اللہ نے انکے (بھائیوں) حسد سے ہی محفوظ ہی نہ کیا بلکہ انہیں بے مثال عظمت و رفعت سے نوازتے ہوئے والی مصر کا درجہ عطا فرمایا اور اُس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انہیں نبوت کا تاج پہنایا!!

[ذلك فضل الله يؤ تيه من يشاء]الآية

حسد کا علاج

قرآن و حدیث کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھنے سے انسان کے دل میں حسد کے خلاف ایک قوی نفرت پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً وہ آیات و روایات کہ جن میں حسد کی مذمت و ملامت کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ مشہور حدیث رسول ﷺ ہے (ایاکم و الحسد، فان الحسد یأ کل الحسنات کما تأ کل النار الحطب)

ترجمہ: حسد سے بچتے رہو کیونکہ یہ نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔ (ابوداوٗد شریف)

متذکرہ بالا حدیث پاک ایک ایسا عالی شان اور پُر تاثیر نسخہ ہے کہ جس سے مرضِ حسد سے مکمل نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

مگر درج ذیل باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا بہت ضروری ہے تا کہ یہ نُسخہ تیر بہدف ثابت ہو سکے:

ا۔ یہ یقین رکھنا کہ ہر فرمان رسول ﷺ جو کہ صحیح سند و متن کے ساتھ ثابت ہے وہ بالکل سچا اور سُچا ہے۔

۲۔ یہ ایمان رکھنا کہ حدیث رسول ﷺ پہ عمل کرنا باعثِ نجات اور باعثِ برکت ورحمت ہے۔

۳۔ اس کے ساتھ ساتھ مذکورہ حدیث یعنی ایاکم و الحسد فان الحسد........ کے متن یا ترجمے کو ہمہ وقت ذہن نشین رکھنا۔

۴۔ نیز یہ فکر وسوچ بھی ہونی چاہیے کہ حسد کا راستہ اختیار کرنے سے واقعی نیکیاں ضائع ہونگی۔ وہ نیکیاں جنہیں بڑی محنت طلب اعمال سے کمایا جاتا ہے۔ ان شاء اللہ

مذکورہ نُسخے پر عمل پیرا ہونے سے حسد کی آگ بُجھ سکتی ہے اور اِس بیماری سے مکمل شفایابی بھی مل سکتی ہے۔ بس ضرورت صرف یقین وعمل کی ہے۔

حاسدین اور اُنکی اقسام وعلاج

ا۔ بعض حاسدین حسد کے ساتھ ساتھ محسود کو ظلم وتشدد کا نشانہ بھی بناتے ہیں یہ ظلم وتشدد قولی وفعلی دونوں صورتوں میں سرزد ہوتا ہے۔

۲۔ کچھ حاسدین ایسے ہوتے ہیں جنکے دل میں حسد وبغض کی آگ خُفیہ طور پر بھڑکتی رہتی ہے اور وہ ایسے مواقع اور مناسبات کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جن میں وہ (حاسدین) محسود کے خلاف بھرپور طریقے سے اپنے حسد کا زہر اُگل سکیں چنانچہ موقع ملتے ہی وہ اپنا کام کر دکھاتے ہیں۔

اہل علم کے نزدیک یہ دونوں صورتیں بہت گھناؤنی اور خطرناک گردانی جاتی ہیں

۳۔ اور بعض حاسدین کے دل میں حسد وبغض کا لاوہ تو پک چکا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف کی شدت اُنکے حسد کو ختم کر دیتی ہے اور وہ محسود کے بارے میں خاموشی اختیار کر لیتے ہیں کیونکہ خوفِ الٰہی اُن کے حسد کا شافی علاج بن جاتا ہے۔

۴۔ جبکہ کچھ حاسدین ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ اپنے دل میں پائے جانے والے حسد کا علاج وخاتمہ کرنے کیلئے اپنے دل میں محسود کی محبت وعزت پیدا کرنے کی کوشش اور اسکی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہیں نتیجتاً حسد کی آگ بجھ جاتی ہے۔

نکتہ

کسی کے بارے میں حسد کرنا گویا کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر اعتراض کرنا ہے، کیونکہ اللہ نے جو نعمت و عزت اور مقام ومرتبہ کسی کی تقدیر میں مرقوم کر دیا ہے وہ اُسے حاصل ہو کر ہی رہتا ہے۔

لہٰذا اس نعمت وعزت اور مقام ومرتبہ کے چھن جانے کی آرزو وتمنا (حسد) کر کے انسان (حاسد)

گویا اللہ تعالیٰ کی قضاؤ قدر کے مخالف ردّ وبدل کی خواہش وتمنا کرتا ہے جو کہ درحقیقت بہت غلط اور برا کام ہے نیز اس میں قرآن وحدیث کی نصوص کی واضح مخالفت بھی پائی جاتی ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ کریم امتِ مسلمہ کو عمومی جبکہ دینی و مذہبی حلقہ جات کو خصوصی طور پر اس گھناؤنی مرض سے نجات دے اور ہمیں اس فرمان رسول ﷺ (أنزلوا الناس منازلهم) کے مطابق ہر شخص کو اُس کے شایان شان قدر ومنزلت دینے کی توفیق دے آمین۔

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

آٹھ (8) کتابیں مفت منگوائیں

۱) بدعت کی حقیقت (۲) مسلک اہل حدیث پر ایک نظر (۳) مُروجہ عید میلاد کی حقیقت

۴) داتا کون؟ صرف ایک اللہ (۵) احکام ومسائل رمضان المبارک (۶) مسائلِ زکوٰۃ۔

۷) پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز (۸) موسیقی روح کی نہیں جہنم کی غذا ہے۔

خواہشمند حضرات مبلغ تیس -/30 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ صرف دس -/10 روپے کے ڈاک ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر منگوائیں اور اپنے اپنے زیر انتظام مساجد ودینی اداروں میں فریم کروا کر آویزاں کریں۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے فون: 0604/567218

(مولانا) محمد یسٰین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پُور ضلع راجن پور پنجاب موبائل: 0333 - 8556473

بورجان شوز کا افتتاح

گزشتہ دنوں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے شام چھ بجے بورجان شوز کا افتتاح کیا اس موقع پر شہر کی مشہور کاروباری، سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی آخر میں رئیس الجامعہ کی دعا سے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔